بنِ قصرِ قلعۂ فکر و فن
535
ہفت روزہ
القلم پشاور
WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

۲۷ تا ۳ فروری ۲۰۱۶ء بمطابق ۱۷ تا ۲۳ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ

رنگ و نور

سنڈی کے قلم سے

اللہ تعالیٰ کے پیارے بندو! حج کرلو، حج کرلو..... اللہ تعالیٰ کی پیاری بندیو! حج کرلو، حج کرلو، حج کرلو.....

ہم دنیا میں جن ضروری کاموں کے لئے بھیجے گئے ہیں..... ان کاموں میں سے اہم ترین کام ہے "حج بیت اللہ" ہے.....

"بیت اللہ" سبحان اللہ..... اللہ تعالیٰ کا گھر ..... دل چاہتا ہے، دور کر نکلتا جاؤں..... بیت اللہ، بیت اللہ، بیت اللہ، اور آپ رو رو کر پڑھتے جائیں ..... بیت اللہ، بیت اللہ، بیت اللہ.....

پاٹ اور زیبر کا ہم نے کیا کرنا ہے؟..... بیت اللہ تو جنت کا گلوا ہے..... مالک کا احسان کہ ہمیں دنیا میں یہ عطاء فرما دیا..... آہا! آنکھیں کتنی پیاسی رہ جاتی ہیں اگر وہ "بیت اللہ" نہ دیکھ سکیں.....

کتنی محرومی کی بات ہے کہ..... شادیوں کی دعوتیں کرتے رہو اور بیت اللہ کو نہ جا سکو..... تھوڑا سا سوچ ہم نے زندگی میں کتنی بار اللہ تعالیٰ کا دل خراش کیا؟..... کتنی بار ایسے کام کئے جن کو دیکھ کر محبوب مالک کو غصہ آتا ہے..... کو کیا ہم ایک بار ایسا نہیں کر سکتے کہ..... اللہ تعالیٰ خوش ہے ہم پر، فرشتوں اور اپنے فرشتوں سے کہتا ہے..... دیکھو میرے بندوں کو ..... یہ خاص لمحہ اور خاص منظر، ذی الحجہ کے دن "عرفات" کے میدان میں نصیب ہوتا ہے..... صبح حدیث میں آیا ہے کہ..... جب عرفات میں حجاج جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے قریب ہو کر..... فرشتوں کے سامنے ان پر فخر فرماتے ہیں.....

عرفات ہم سے کتنا دور ہے؟..... ارے اپنی جان بچ کر جانا پڑے تو آدمی چلا جائے کہ بیٹھی تو اپنے رب کو اپنے اور خوش کرلوں..... ایک جہاد کا میدان..... اور دو صراع کا میدان..... دنیا میں کوئی جگہ ان کے برابر نہیں..... عظیم نہیں لگتی کہاں کہاں گھومتے رہتے ہیں..... اور کہاں کہاں گھومنا چاہتے ہیں..... اس پاک زمین پر جانے کے لئے تڑپتے ہیں..... جہاں جاہت برتی ہے، جہاں قوت لیتا ہے..... جہاں طاقت اترتی ہے..... جہاں مغفرت بٹتی ہے..... جہاں حسن چمکتا ہے..... جہاں رحمت برستی ہے..... جہاں اللہ..... وہ کعبہ شریف..... اللہ اللہ..... وہ اس کی عظیم شریف..... وہ سامنے مقام ابراہیم..... وہ پیارا حجر اسود..... بہت پیارا، بے حد پیارا..... میرے اللہ! حجر اسود کے ایک بوسے کا سوال ہے..... وہ دکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی مثیول دعا..... وہ کعبہ کی چھت پر لگا پرنالہ..... وہ عفاءوہ مروہ..... وہ عرفات کے اثورات، وہ منیٰ کی پُر کیف وادی..... وہ مزدلفہ کی روحانی خنڈک..... وہ مکہ مکرمہ..... وہ مدینہ منورہ.....

ساری دنیا کا حقیقی حسن ان دو شہروں میں سمٹ آیا ہے..... اہل علم محبت کے ساتھ لڑتے رہے کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ..... فیصلہ کوئی بھی نہیں کر پاتا..... مکہ تو ماشاءاللہ مکہ ہے..... عزت و وقار میں بے مثال..... اور مدینہ تو ماشاءاللہ مدینہ ہے..... حسن و جمال میں بے مثال..... میرے آقا ﷺ کو مکہ سے بے حد پیار تھا..... جب مکہ چھوڑنا پڑا تو دل مبارک رو رہا تھا..... اور میرے آقا ﷺ کو مدینہ منورہ سے بے حد پیار تھا..... ایسا پیار کہ اسے قیامت تک چھوڑنے سے انکار فرما دیا..... مکہ جا کر بخطوط تو کہ محرمہ پیارے سے پوچھتا ہے..... کیا تم نے مدینہ دیکھا ہے؟ تم مدینہ کب جاؤ گے اور وہاں سے واپس میرے پاس کب آؤ گے؟ مجھے آن سے پیار ہے جو مدینہ سے آتے ہیں..... اور مدینہ منورہ جا بیٹھو تو وہ پوچھتا ہے کیا تم نے مکہ کی زیارت کی ہے؟..... کب میری سرحد سے احرام باندھ کر مکہ جاؤ گے..... اور پھر مکہ سے کب لوٹ کر واپس میرے پاس آؤ گے ..... مجھے ان سے پیار ہے جو مکہ سے آتے ہیں..... سبحان اللہ! حاجی کے مرے ہو جاتے ہیں..... عمرہ کرنے والے کی موج ہو جاتی ہے..... سبحی اس کا جسم مکہ میں تو روح مدینہ میں..... اور کبھی روح مکہ میں تو جسم مدینہ میں..... یہی بات ہے نہ کہ شریف سے دل بھرتا ہے اور نہ مدینہ پاک سے..... کسی کی عمر ہزار سال ہو اور وہ روزانہ ایک بار مکہ جائے اور ایک بار مدینہ جب بھی دل کی پیاس نہیں بجھتی..... روح پھر بھی کہہ اور یہ دکھ دیتی ہے کہ تو خطرہ ہے طرح شیر خوار بچہ اپنی ماں کی طرف..... اے مسلمانو! سنو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں حج کی طرف بلایا ہے..... اسلام کی عمارت کا ایک اہم ستون..... حضرت آقا مدنی ﷺ نے سمجھیہ فرمائی کہ..... حج کی استطاعت کے باوجود نہیں جاؤ گے تو خطرہ ہے کہ یہودی ہو کر مرو گے یا نصرانی ..... حج کی برکت سے گناہ سارے معاف ہو جاتے ہیں..... اور حج کا بدلہ جنت ہے..... حج کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں غنی فرما دیتے ہیں..... اور حج کے اعمال پر ہی زندگی انسان کے ساتھ قبر اور حشر میں جاتے ہیں..... شیطان ہمیشہ حج سے روکتا ہے..... وہ حج سے ڈراتا ہے..... وہ خرچے گنواتا ہے..... وہ جانتا ہے کہ یہ حج پر چلے گئے تو خطرہ ہے کہ..... میرے ہاتھ سے نکل جائیں..... یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عدالت میں گئی ہے کہ تم کرتے ہو..... اللہ تعالیٰ کے انجینا علیہم السلام نے انسانوں کو حج کی طرف بلایا..... اللہ تعالیٰ نے کلمۂ تلبیہ کی دولت سے بلایا ہے..... یہ پانچ چیزیں ہیں جو لازمی فرض فرمائیں..... یہ پانچ چیزیں زندگی کا مقصد اور زندگی کی ضرورت ہیں..... ان پانچ میں سے ایک حج بیت اللہ ہے..... اسلام کی عمارت کا ایک اہم ستون..... حضرت آقا مدنی ﷺ نے سمجھیہ فرمائی کہ..... حج کی استطاعت کے باوجود نہیں جاؤ گے تو خطرہ ہے کہ یہودی ہو کر مرو گے یا نصرانی ..... حج کی برکت سے گناہ سارے معاف ہو جاتے ہیں..... اور حج کا بدلہ جنت ہے..... حج کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں غنی فرما دیتے ہیں..... اور حج کے اعمال پر ہی زندگی انسان کے ساتھ قبر اور حشر میں جاتے ہیں..... شیطان ہمیشہ حج سے روکتا ہے..... وہ حج سے ڈراتا ہے..... وہ خرچے گنواتا ہے..... وہ جانتا ہے کہ یہ حج پر چلے گئے تو خطرہ ہے کہ..... میرے ہاتھ سے نکل جائیں..... یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عدالت میں گئی ہے کہ تم کرتے ہو.....

مدینہ منورہ روضہ اطہر کے پاس..... یہ تو عظیم مالک کا اس امت پر احسان ہے کہ..... دنیا میں یہ مقامات ہمارے لئے کھول دیئے..... تاکہ ہم اس سے فیض پا سکیں..... ارے بھائیو! اور بہنو! مکہ اور مدینہ سے برابر ہے..... ایسا جبوہ تو شیطان کی کمر توڑ دیتا ہے..... شیطان کو ہمارے ایک بار "الحمدللہ" سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے سے درد ہوتا ہے..... جبکہ حرم شریف میں ایک بار کا الحمدللہ، سبحان اللہ، اللہ اکبر ..... ایک لاکھ بار پڑھنے کے برابر ہے..... شیطان کہتا ہے پیرس جاؤ وہاں عیش کرو..... لندن جاؤ وہاں عیاشی کرو..... واشنگٹن جاؤ وہاں ترقی دیکھو.....

یعنی بیت اللہ نہ جاؤ..... بیت اللہ، میں جا بیٹھو..... آج ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو حج بیت اللہ کے فریضے کی طرف بلایا جائے..... تاکہ یہ اپنے اصل مرکز سے جڑے رہیں..... آج ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے سامنے مکہ اور مدینہ کے حقیقی حسن کو بار بار بیان کیا جائے..... تاکہ یہ کفر کے اڈوں کی طرف نہیں، ایمان کے مرکز کی طرف دوڑیں ..... اے مسلمانو! شوق کے اس قافلے کو دیکھو جو مرے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد اونٹ پر بیٹھ کر پالیتے ہیں..... بے شک دو زندہ ہیں اور زندہ کہلاتے ہیں..... مکہ اور مدینہ میں زندگی ملتی ہے زندگی..... شیطان زور لگاتا ہے کہ مسلمان وہاں نہ جائیں..... اور اگر چلے بھی جائیں تو وہاں کے بازاروں میں کھو جائیں..... وہاں کے بازار بڑے خطرناک ہیں..... جو بھی جانے نیت باندھ کر جائے کہ..... بازاروں سے تنی اوسع پہنچا ہے.....

بھائیو! اور بہنو! حج کی آواز لگ چکی ہے..... اُٹھو نیت باندھ لو..... تلبیہ یاد کرلو.....

اُٹھو نیت باندھ لو..... تلبیہ یاد کرلو.....

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

ساری دنیا کا حقیقی حسن ان دو شہروں میں سمٹ آیا ہے.....

اہل علم محبت کے ساتھ لڑتے رہے کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ..... فیصلہ کوئی بھی نہیں کر پاتا..... مکہ تو ماشاءاللہ مکہ ہے..... عزت و وقار میں بے مثال..... اور مدینہ تو ماشاءاللہ مدینہ ہے..... حسن و جمال میں بے مثال.....

اللہ تعالیٰ کا حقیقی حسن ان دو شہروں میں سمٹ آیا ہے..... اہل علم محبت کے ساتھ لڑتے رہے کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ..... فیصلہ کوئی بھی نہیں کر پاتا..... مکہ تو ماشاءاللہ مکہ ہے..... عزت و وقار میں بے مثال..... اور مدینہ تو ماشاءاللہ مدینہ ہے..... حسن و جمال میں بے مثال..... میرے آقا ﷺ کو مکہ سے بے حد پیار تھا..... جب مکہ چھوڑنا پڑا تو دل مبارک رو رہا تھا..... اور میرے آقا ﷺ کو مدینہ منورہ سے بے حد پیار تھا..... ایسا پیار کہ اسے قیامت تک چھوڑنے سے انکار فرما دیا..... مکہ جا کر بخطوط تو کہ محرمہ پیارے سے پوچھتا ہے..... کیا تم نے مدینہ دیکھا ہے؟ تم مدینہ کب جاؤ گے اور وہاں سے واپس میرے پاس کب آؤ گے؟ مجھے آن سے پیار ہے جو مدینہ سے آتے ہیں..... اور مدینہ منورہ جا بیٹھو تو وہ پوچھتا ہے کیا تم نے مکہ کی زیارت کی ہے؟..... کب میری سرحد سے احرام باندھ کر مکہ جاؤ گے..... اور پھر مکہ سے کب لوٹ کر واپس میرے پاس آؤ گے ..... مجھے ان سے پیار ہے جو مکہ سے آتے ہیں..... سبحان اللہ! حاجی کے مرے ہو جاتے ہیں..... عمرہ کرنے والے کی موج ہو جاتی ہے..... سبحی اس کا جسم مکہ میں تو روح مدینہ میں..... اور کبھی روح مکہ میں تو جسم مدینہ میں..... یہی بات ہے نہ کہ شریف سے دل بھرتا ہے اور نہ مدینہ پاک سے..... کسی کی عمر ہزار سال ہو اور وہ روزانہ ایک بار مکہ جائے اور ایک بار مدینہ جب بھی دل کی پیاس نہیں بجھتی..... روح پھر بھی کہہ اور یہ دکھ دیتی ہے کہ تو خطرہ ہے طرح شیر خوار بچہ اپنی ماں کی طرف..... اے مسلمانو! سنو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں حج کی طرف بلایا ہے..... اسلام کی عمارت کا ایک اہم ستون..... حضرت آقا مدنی ﷺ نے سمجھیہ فرمائی کہ..... حج کی استطاعت کے باوجود نہیں جاؤ گے تو خطرہ ہے کہ یہودی ہو کر مرو گے یا نصرانی ..... حج کی برکت سے گناہ سارے معاف ہو جاتے ہیں..... اور حج کا بدلہ جنت ہے..... حج کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں غنی فرما دیتے ہیں..... اور حج کے اعمال پر ہی زندگی انسان کے ساتھ قبر اور حشر میں جاتے ہیں..... شیطان ہمیشہ حج سے روکتا ہے..... وہ حج سے ڈراتا ہے..... وہ خرچے گنواتا ہے..... وہ جانتا ہے کہ یہ حج پر چلے گئے تو خطرہ ہے کہ..... میرے ہاتھ سے نکل جائیں..... یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عدالت میں گئی ہے کہ تم کرتے ہو.....

اللہ اللہ..... وہ اس کی عظیم شریف..... وہ سامنے مقام ابراہیم..... وہ پیارا حجر اسود..... بہت پیارا، بے حد پیارا..... میرے اللہ! حجر اسود کے ایک بوسے کا سوال ہے..... وہ دکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی مثیول دعا..... وہ کعبہ کی چھت پر لگا پرنالہ..... وہ عفاءوہ مروہ..... وہ عرفات کے اثورات، وہ منیٰ کی پُر کیف وادی..... وہ مزدلفہ کی روحانی خنڈک..... وہ مکہ مکرمہ..... وہ مدینہ منورہ.....

ساری دنیا کا حقیقی حسن ان دو شہروں میں سمٹ آیا ہے..... اہل علم محبت کے ساتھ لڑتے رہے کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ..... فیصلہ کوئی بھی نہیں کر پاتا..... مکہ تو ماشاءاللہ مکہ ہے..... عزت و وقار میں بے مثال..... اور مدینہ تو ماشاءاللہ مدینہ ہے..... حسن و جمال میں بے مثال..... میرے آقا ﷺ کو مکہ سے بے حد پیار تھا..... جب مکہ چھوڑنا پڑا تو دل مبارک رو رہا تھا..... اور میرے آقا ﷺ کو مدینہ منورہ سے بے حد پیار تھا..... ایسا پیار کہ اسے قیامت تک چھوڑنے سے انکار فرما دیا..... مکہ جا کر بخطوط تو کہ محرمہ پیارے سے پوچھتا ہے..... کیا تم نے مدینہ دیکھا ہے؟ تم مدینہ کب جاؤ گے اور وہاں سے واپس میرے پاس کب آؤ گے؟ مجھے آن سے پیار ہے جو مدینہ سے آتے ہیں..... اور مدینہ منورہ جا بیٹھو تو وہ پوچھتا ہے کیا تم نے مکہ کی زیارت کی ہے؟..... کب میری سرحد سے احرام باندھ کر مکہ جاؤ گے..... اور پھر مکہ سے کب لوٹ کر واپس میرے پاس آؤ گے ..... مجھے ان سے پیار ہے جو مکہ سے آتے ہیں..... سبحان اللہ! حاجی کے مرے ہو جاتے ہیں..... عمرہ کرنے والے کی موج ہو جاتی ہے..... سبحی اس کا جسم مکہ میں تو روح مدینہ میں..... اور کبھی روح مکہ میں تو جسم مدینہ میں..... یہی بات ہے نہ کہ شریف سے دل بھرتا ہے اور نہ مدینہ پاک سے..... کسی کی عمر ہزار سال ہو اور وہ روزانہ ایک بار مکہ جائے اور ایک بار مدینہ جب بھی دل کی پیاس نہیں بجھتی..... روح پھر بھی کہہ اور یہ دکھ دیتی ہے کہ تو خطرہ ہے طرح شیر خوار بچہ اپنی ماں کی طرف..... اے مسلمانو! سنو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں حج کی طرف بلایا ہے.....

بھائیو! اور بہنو! حج کی آواز لگ چکی ہے..... اُٹھو نیت باندھ لو..... تلبیہ یاد کرلو.....

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

اُٹھو نیت باندھ لو..... تلبیہ یاد کرلو.....

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

دیکھو! مدینہ منورہ سے آواز آ رہی ہے

ایھا الناس ان اللّٰہ کتب علیکم الحج فحجوا (صحیح مسلم)

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے..... پس حج کرو.....

بس بات ختم ہو گئی..... مدینہ پاک سے حکم آ گیا..... اب تو جانا ہے ان شاءاللہ..... جو بیٹھا پڑا ہے اسے بیٹھا سعادت..... جو چھوڑ پاڑا ہے اسے چھوڑا سعادت..... اس میں جو جھگا پڑھے وہ تھکاوٹ سعادت..... ارے جلدی کرو..... ایسا نہ ہو کہ تمہارے درمیان اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹیں آ جائیں..... اس سال کی حج پالیسی کا اعلان ہونے والا ہے..... جنہوں نے ابھی تک یہ فریضہ ادا نہیں کیا..... وہ آج سے ہی دو رکعت نفل روزانہ ادا کریں خوب ماگیں، خوب گڑگڑائیں..... جن کی اولاد جوان ہو چکی ہے..... اور وہ استطاعت رکھتے ہیں وہ اپنی اولاد کو حج کرائیں تاکہ..... اولاد کے فرائض پورے ہوں..... اور ان کی زندگی باعظمت بنے..... بھائیو! اٹھوں کی محنتی میں نہ پڑو یہ نوٹ ہمیں اسی لئے دیتی ہیں کہ ہم سب سے پہلے ان کے ذریعہ اپنے فرائض ادا کریں..... ہاں اپنی اور اپنی اولاد کی ایک کتنی بروقت ضرور کرتے رہو کہ..... کتنے فرائض ادا ہو گئے اور کتنے باقی ہیں؟ ..... فریضہ نماز، فریضہ زکوٰۃ، فریضہ صیام، فریضہ حج اور فریضہ جہاد فی سبیل اللہ..... ہمارے ایک استاذ محترم فرمایا کرتے تھے کہ جن کے پاس "درمین شرجیئین" جانے کے اسباب نہ ہوں اور وہ جانے کا شوق رکھتے ہیں..... تو وہ ہر فرائض کے بعد ایک بار "تلبیہ" پڑھ لیا کریں..... ان شاءاللہ آسانی ہو جائے گی.....

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تحفہ

حضرت سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخر عمر میں اپنے بیٹے کو اپنا وفی عہد بنایا اور وصیت فرمائی کہ..... دو چیزیں کرنا ہم پر لازم اور دو چیزوں کو چھوڑنا ہم پر لازم ہے.....

جو دو چیزیں کرنی ہیں ان میں پہلی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ان کلمات کو اپنا ورد بنائیں..... ان کی شان عظیم ہے..... اگر ان کلمات کو آسمان وزمین سے تولا جائے تو یہ ان سے زیادہ نکلیں گے.....

اور دوسری چیز

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

ہمیشہ پڑھا کرو یہ گلے تمام خلوق کے لئے وظیفہ ہیں..... ان کا پڑھنے والا تاج نہیں ہوتا اور جو دو چیزیں چھوڑنا لازم ہیں..... وہ ہیں شرک اور تکبر کہ ان سے ہمیشہ دور رہنا فرض ہے..... حضرت سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دو وظیفے سکھائے ہیں..... ان کے فضائل، فوائد اور خواص بہت عالی شان ہیں..... اہل دل بھی دل کی روشنی میں ان پر غور کریں تو ان پر شعور اور خوشی کا حال طاری ہو جائے.....

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد واٰلہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆.....☆.....☆

توہینِ رسالت، ایک خوفناک جرم

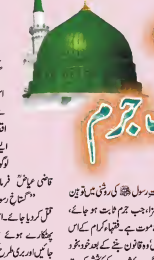

کسی شاعر نے ہمیں شہادۃ ناموس رسالت کا بیٹا کہاں پہنچایا ہے:

حرمتِ دینِ محمد ﷺ کے نگہبانو اٹھو
شعلہ سامانی دکھاؤ، شعلہ سامانو اٹھو
نقد یہ الفاظ بیکار، الفاظ کے لئے
مشعلِ نورِ محمد ﷺ کو بجھانے کے لئے
یہ بلا آئی ہے تم سب کو بچانے کے لئے
غیرتِ دینی تمہاری آزمانے کے لئے
تم ہو ناموسِ محمد ﷺ کے نگہباں یاد ہے
تم مسلماں ہو، مسلماں ہو، مسلماں یاد ہے

حضرت سعدی مخلط اللہ تعالیٰ نے اپنے "محبوب خانم" میں ایک بات کہا، جو ہمارے لئے تھا:

"شہادت سے خوف، کافر بھی ہمارا حاصل بنا تمنا ہے"

باعث نازی ممتاز قادری کی شہادت سے بھی عام طور پر ایمانی جذبات پر ان چرکے لگوں میں دینی شعور پیدا ہوا اور لوگ جنہوں نے میڈیا کی آنکھوں کو بند کر دیا تھا یہ کہہ کر بیٹھ گئے اور کچھ آنکھیں بند کر لیتے ہیں.

توہینِ رسالت کی سزا، جب حرم ثابت ہو جائے، صرف اور صرف سزائے موت ہے۔ فقہاء کرام نے اس میں جو اختلافی اقوال ہیں، وہ قانون بننے کے بعد خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔ سمجھ لوگ کیا تڑپ رہے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ قانون صرف مولویوں کے دباؤ پر بنایا گیا ہے ورنہ قرآن و حدیث میں اس جرم کی کوئی سزا بیان نہیں کی گئی، ایسے گمراہ لوگوں کے مغالطوں سے بچانے کیلئے علماء کرام نے مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں، ہم بھی یہاں چند حوالہ جات ذکر کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا

"بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔" (الاحزاب: ۵۷)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والے کیلئے دو سزاؤں کا ذکر ہے۔ پہلی سزا لعنت ہے اور دوسری سزا ذلت آمیز عذاب ہے۔ یہاں اللہ کریم کے لفظ ایذا کا ذکر فرمایا ہے جس کے بارے میں علامہ ابن عابدین شامی لکھتا ہے:

والأذی ھو الشرالخفیف وان زاد کان ضررًا

"ایذا معمولی شر کو کہتے ہیں، اگر یہ بڑھ جائے تو شر سنگین ہو جاتا ہے۔" (رسائل ابن عابدین ۲۹۵)

اس تشریح سے معلوم ہوا کہ ایذا رسول کا معاملہ کتنا نازک ہے۔ رسول خدا کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنے والے مجنتی لوگوں کے بارے میں گزشتہ آیت کے صرف تین آیات بعد اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں:

ملعونین اینما ثقفوا اخذوا واقتلوا تقتیلا

"لعنت کے گئے ہیں۔ جہاں ملیں گے پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جائے گی۔" (الاحزاب: ۶۱)

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کے مرتکب ہوں، ایسے بدکردار اور بھگاڑے ہوئے لوگوں کی دنیا میں سزا قتل ہے۔ چنانچہ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں:

"گستاخ رسول پر دنیا کی لعنت یہی ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وہ پھٹکارے ہوئے ہیں جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اور بری طرح قتل کئے جائیں"۔ (الشفاء ۲/۳۷)

علامہ محمود آلوسی فرماتے ہیں:

"تمام علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ شاتم رسول کافر ہے اور اس پر حکم قتل ہے۔ جو شخص اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وہ پھٹکارے ہوئے ہیں جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اور بری طرح قتل کئے جائیں"۔ (حمیہ الولاۃ واحکام ۳۶۵)

آیۂ تحمیہ اس آیت مبارکہ کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ یہاں درحقیقت رسول اللہ ﷺ کی ایذاء سے روکنا اور اس پر وعید سنانا مقصود ہے۔ آیت میں اللہ تعالیٰ کو ایذا دینے سے مراد بھی رسول اللہ ﷺ کو ایذا دینا ہے، کیونکہ آپ کو ایذاء پہنچانا درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کو ایذاء دینا ہے جیسا کہ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے:

"میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، ان کو میرے بعد اپنے اعتراضات کا نشانہ نہ بناؤ کیونکہ اس نے جس نے محبت کی میری محبت کی وجہ سے کی اور جس نے بغض رکھا میرے بغض کی وجہ سے رکھا اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی گرفت کرے گا۔" (ترمذی ۲/۲۲۶)

قرآن کریم کے سیاق و سباق سے بھی اسی بات کی تائید ہوتی ہے کیونکہ پہلے بھی ایذاء رسول کا بیان تھا اور اگلی آیات میں بھی اسی کا بیان ہوگا۔

شاہ شاہ اللہ گریز فرماتے ہیں:

"جو شخص رسول اللہ ﷺ کو کسی طرح کی ایذاء پہنچائے، آپ کی ذات یا صفات میں کوئی عیب نکالے خواہ صراحتاً ہو یا کنایتاً وہ کافر ہو گیا اور اس آیت کی رو سے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت دنیا میں بھی ہوئی اور آخرت میں بھی۔" (تفسیر مظہری)

ایک حدیث شریف ہے:

من سبّ نبیا فاقتلوہ ومن سبّ اصحابی فاضربوہ

"جو شخص کسی نبی کو برا بھلا کہے اس کو قتل کر دو اور جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے اسے مارو۔"

یہ حدیث شریف شاہ شاہ اللہ عباس مالکیؒ نے اپنی مسند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ (الشفاء ۲/۳۷)

البتہ علماء سابقین مابعدین شافعی نے اس کے سند پر کلام کرتے ہوئے اسے نقل کفر قرار دیا ہے۔

(رسائل ابن عابدین ۲۹۵)

لیکن اس حدیث مبارکہ کی تائید دیگر بہت سی روایات اور آثار سے ہوتی ہے اسی لئے قائم علماء امت کا اس بات پر اتفاق اور اجماع ہے کہ گستاخ رسول کی سزا قتل ہے۔ بعض روایت دیکھ لیں:

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کون ہے جو کعب بن اشرف کو ٹھکانے لگائے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے؟" اس پر انصار میں سے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس یہودی کو قتل کر دیا۔ (البخاری) اس واقعہ کی مزید تفصیل آپ کو آگے ان لوگوں کے حالات میں ملے گی جنہیں زمانہ رسالت میں گستاخی رسول کے جرم میں قتل کیا گیا۔

۲۔ علامہ شاہ اللہ عبداللہ بن ابی سرح کے

بقیہ صفحہ ۵ پر

ترجمہ: اور جس دن (پھل توڑو اور کھیتی) کا تو توڑنا کاٹنا تھی اس میں سے اوگر دو (الانعام: ۱۴۱)

لہلہاتی خوبصورت فصلیں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں

گندم کی کٹائی کا وقت آن پہنچا

ان میں اللہ کا حق "عُشر"

شہداء کرام، اسیرانِ اسلام اور غازیان کے گھرانوں، دینی مدارس، مراکز اور مستحق افراد کی کفالت کے لیے

کود یجئے

الرحمت ٹرسٹ

رابطہ کیجئے

مرکز 0321 3132786 شمال پنجاب و کشمیر 0306-8183919 جنوبی پنجاب 0324-4813163

بلوچستان 0332-3786313 سندھ 0321-3753844 خیبر پختونخواہ 0315-9324524

مرکزی رابطہ مرکز عثمانی و علی ریلوے لنک روڈ بہاولپور 0622-889627

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد

l.maqsood313@yahoo.com

اظہار تعزیت

اسد ایوب مدنی شہید (پہلوانگر) کے برادر صغیر فضل ربی شہید (ضلع ایبٹ آباد، کراچی) کی والدہ محترمہ۔ نوجوان کارکن محمد حسان رواند (لاہور) کے ساتھ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب
ابراہیم بن محمد منصور احمد، محمد اسود ازہر، حماد احمد
و دیگر اراکین

قرآنی افادیت

مولانا سید محمد شمس الحق ندوی

قرآن مجید کی اس آیت میں کیا پیغام ہے، زندگی کا کیا پیغام اس کے اندر ہے، زندگی ہر طرح کو گزرنی چاہئے زندگی کے لئے کیا سامان پیدا کرنا چاہئے زندگی دینی ہو، اخروی ہو، علمی زندگی ہو، عملی زندگی ہو، اصلاحی زندگی ہو، ان سب کے لئے ہر طرح تیاری کرنی چاہئے اور اس تیاری کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ اس لئے کہ انسان کی فطرت میں ہے کہ اس کو فائدہ بھی معلوم ہونا چاہئے، کون سی کوشش کا کیا فائدہ ہے؟ فلاں دوا کا کیا خاصہ ہے؟ فلاں اج کا کیا مادہ ہے؟ اور فلاں میدان کا کیا تقاضہ ہے؟ یہ انسان کی فطرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ذہن میں اللہ تعالیٰ اور دل میں ذلی جس میں پوری زندگی کا نظام آگیا ہے اور پورا قانون آگیا ہے اور اُسے اس آیت کو سمجھ لیں اس کو اپنا دستور اعمل اور اپنا رہنما بنالیں اور اس آیت کی صداقت پر آپ ایمان لے آئیں اور یقین کرلیں اور مل اس کو تاریخ، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمایا ہوا ہے، دنیا کے تمام نجاح اور بڑے بڑے ذہن لوگ بھی کوئی بات کہتے ہیں کہ یہ کا فائدہ اور ایسا ہوگا اس کا یہ نتیجہ نکلے گا تو اس کا پورا سرمیہ دی اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ زندگی کا تجربہ ہے اور تاریخ کا مطالعہ ہے کہ کتنے آدمیوں کی نظیریں کوئی غلط نکلی اور کیسے کیسے فائدے لاکھوں لاکھوں کے بتائے گئے تھے ان میں سے کچھ حاصل نہیں ہوا، پوری تاریخ اس سے بھری ہوئی ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ فرماتے ہے کہ اس کا خاصہ ہے، یہ کرو گے تو اس کا یہ نتیجہ نکلے گا تو پھر اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا۔

پھر ایسی کیا بات ہے کہ کہی جائے کہ اس کو آپ اپنا دستور اعمل بنالیں اس کو اپنا چراغ زندگی بنالیں اور اس کی روشنی میں آپ چلیں۔

انسانی سعی کی جس حقیقت کی اور بار آوری کا اس آیت میں اظہار کیا گیا ہے وہ ایک حوصلہ افزا اور حیات بخش پیغام ہے۔ اقبال نے انسان کے لئے کہا تھا

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

علم کا بھی ایک قانون ہے

لیس الیمان تمنوا ولیس الیمان تمنوا ولکن الیمان ما وقر فی القلب وصدقہ العمل (الحدیث)

صحیح راہ کی ضرورت

جو لوگ تفسیر پڑھتے ہیں اور ان کی تفسیر کی کتاب شروع ہوجاتی ہے یا ہم کسی سورہ یا آیت اور اس کا ترجمہ تفسیر انہوں نے پڑھی ہے وہ جانتے ہیں کہ جاہلیت میں جو لوگ حج کو نکلتے تھے ان کا ایک طرف اور خلایہ میں کیا تھا جو خود ساختہ شریعت میں رہتے تھے ان کو اپنی طرف سے اپنے اوپر ایک پابندی عائد کرلی تھی کہ جب تک حج سے فارغ نہ ہوں، حج کے ارکان میں مشغول ہوں اور اس کے درمیان اگر ضرورت ہو گھر آنے کی، کوئی بات کہنے کی تو گھر کے دروازے سے نہ آئیں کہ اتنی تو اللہ کے گھر سے ہو گئیں آگے تو اپنے گھر میں قاعدے سے کیسے داخل ہوں، تو چھتوں سے دیواروں کی طرف سے ممنوع ہوا، پشت سے دھکر میں آیا کرتے تھے اور اس کو وہ بڑی نیکی کا کام سمجھتے تھے کہ اس میں بیت اللہ کا ادب واحترام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "لیس البران تاتوا البیوت من ظہورھا" یہ کوئی نیکی کا کام نہیں ہے کہ گھروں میں پشت کی طرف سے آؤ "ولکن البر من اتقی واتوا البیوت من ابوابھا" "گھروں میں گھروں کے دروازوں سے آؤ۔

یہی قاعدہ ہے اور یہی عقل سلیم اور ذوق سلیم کی بات ہے اور تو اُن قدرت کے جس چیز کا جو مقصد ہے اس سے آدمی آئے۔ قرآن مجید تو ہدی زندگی کی کتاب اور پوری زندگی کے لئے کتاب ہدایت ہے، ہر طریقہ کے لئے، ہر مشغلہ، ہر میدان اور ہر عمل کے لئے دو ایک دستور اعمل اور ایک ہدایت نامہ کام کا ہو رہنما ہے، قرآن کے یہ وقطع بنا ہے "لیس البر بان تاتوا البیوت من ابوابھا" یہ پوری زندگی پر حاوی ہے۔ اس میں پوری زندگی کی حکمت تاری گئی، یہ صرف گھر کا معاملہ نہیں ہر چیز کا معاملہ یہی کہ جو اس کا دروازہ ہے اس دروازہ سے آنا چاہئے، اگر کوئی شخص پیشہ سیکھنا چاہے، کوئی صنعت سیکھنا چاہے، لیکن صنعت کے اساتذہ اس نے سیکھے اور صنعت کے آداب کا خیال نہ کرے اور صنعت کے اذکار میسا کہ اس کو نہ سیکھا اور یہاں تک کہ ان کی دوری استعمال نہ کرے اور ہاوزاں کی ایک دوری ہے اور قاؤں کی ایک دوری ہے، سپاہیوں کی ایک دوری ہے اور ذاکروں کی ایک دوری ہے تو دوری تک بعض اوقات ضروری ہوتی ہے مدد دو اپنے پیشہ کی کامیاب نہیں ہوگا، اس کو پیشہ نہیں آئے گا، فن نہیں آئے گا اور جب یہ معمولی چیز کا حال ہے اگر کوئی کہتا ہے کہ فضول ہے تو ہمیں لوہاری کا فن سیکھنا چاہئے، ہمیں فرج میں بجرنی ہونا ہے لیکن دوری کا جھگڑا ہم مول نہیں لیتے، یہ بنا دو، یہ بنا دو اور صاحب لیفٹ رائٹ Left Right فضول بات ہے، ہم اپنی ذہانت سے کام میں لے، ہم دور طریز ایجاد کریں گے دو یوں ہی اس کا رہا ہے کہ، اچھا چالاکی نہیں سکتا، ایسی ہی لوہاری نہیں سیکھ سکتا، نجار کا پیشہ نہیں سیکھ سکتا، اس کے لئے کہی "واتوا البیوت من ابوابھا" کی ضرورت ہے جو اس کا دروازہ ہے اسی طرح سے۔

☆.....☆.....☆

مُناجات صابری

شب و روز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب و سنّت کے افکار

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ (ابو داؤد)

الفقہ

اس مستقل سلسلے میں "القلم" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے مختلف فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیرِ نظر مضمون حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب "حلال وحرام" سے اخوذ ہے۔

حلال وحرام

(چوتھی قسط)

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

مصنوعی دودھ

مصنوعی دودھ کا استعمال بھی عام ہے، یہ دودھ کیمیاوی طریقہ سے تیار کیا جاتا ہے، اس میں دودھ کا کچھ حصہ ہوتا ہے اور اس میں کیمیاوی اجزاء ملائے جاتے ہیں، یہ دودھ صحت کے لئے مضر ہے، اس کا استعمال درست نہیں۔

ہوٹل کا کھانا

ہوٹل کا کھانا بھی عام ہے، اس کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر ہوٹل کا مالک مسلمان ہو تو اس کا کھانا درست ہے، اگر ہوٹل کا مالک غیر مسلم ہو تو اس کا کھانا درست نہیں، اس کا ذبیحہ اور اس کا گوشت حرام ہے،

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

القلم

ہفت روزہ

پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11 | 30 جمادی اول تا 6 جمادی الثانی 1437ھ بمطابق 11 تا 17 مارچ 2016ء | 17

کشمیری مجاہد برہان وانی کا ایک برس مکمل

مظاہرین کیخلاف بوٹ، ہتھیار استعمال کرنیکا فیصلہ

فورسز کو ریٹائرڈ اہلکار کی فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی 6 نوجوان شہید

قابض فوج نے ترال میں رہائشی علاقوں پر چڑھائی کی، ٹینک سے گھر تباہ، عاشق آصف اور اسحاق شہید، ایک نوجوان کو کام میں اندھا فورسز کی گولیوں کا نشانہ بنا

شہید نوجوانوں کی 3 مقامات پر نماز جنازہ، ہزاروں افراد کی شرکت، بھارتی مظالم اور نوجوانوں کی شہادت کیخلاف پلوامہ کے علاقے ترال میں مسلسل پانچویں روز بھی ہڑتال

رپورٹ ہتھیاروں کے ذریعے پوری قوت کیساتھ مظاہرین سے نمٹنے کا موقع ملے گا، پولیس حکام، فوج کنٹرول کیلئے کالے کپڑے کا سہارا لینے لگی

پلوامہ میں بھڑکے ہوئے کشمیریوں کے دوران ایک بھارتی فوجی جہنم واصل، مجاہدین کی موجودگی پر سرچ آپریشن شروع، قابض فورسز نے خصوصی دستے بیل کاپٹر کے ذریعے جنگل میں اتار دیئے

آر پی جی اے 5 ٹائپ روبوٹ پولیس اہلکاروں کی زندگی خطرے میں ڈالے بغیر مظاہرین سے نمٹ سکے گا، جس میں لصب بندوق ریموٹ کنٹرول سے چلے گی

سرینگر (ڈیٹرنگ ایک، نیٹ نیوز) کشمیر پر مظالم کا نیا پیمانہ شروع ہو گیا، مظاہرین کیخلاف بھارتی فورسز نے ٹینک کا استعمال کیا، ٹینک کے گولے سے گھر تباہ ہو گئے، مکان تک گرا دیا جس کے نتیجے میں 3 نوجوان شہید ہو گئے جبکہ 11 نوجوان زخمی ہو گئے، ان زخمیوں کو کام میں اندھا کر دینے والی گولیاں مار کر زخمی کیا گیا، ایک کو کلاشن کوف سے گولی مار کر شہید کر دیا گیا، ایک کو پاؤں کے ذریعے جنگل میں اتارا گیا، ہیلی کاپٹر کے ذریعے جنگل میں اتارے گئے فورسز کے اہلکار مظاہرین کو ہراساں کرنے کیلئے ہوائی فائرنگ کر رہے تھے، بھارتی مظالم کے خلاف وادی بھر میں ہڑتال جاری، بھارتی فوج کے دہشت گردوں نے 3 نوجوان شہید کر دیئے، ان میں نوجوان کو کلاشن کوف سے گولی مار کر شہید کر دیا گیا، عاشق آصف اور اسحاق شہید، ایک نوجوان کو کام میں اندھا فورسز کی گولیوں کا نشانہ بنایا، ہلاکت کے خلاف وادی بھر میں ہڑتال، ہزاروں افراد کی شرکت، بھارتی مظالم اور نوجوانوں کی شہادت کیخلاف پلوامہ کے علاقے ترال میں مسلسل پانچویں روز بھی ہڑتال رپورٹ ہتھیاروں کے ذریعے پوری قوت کیساتھ مظاہرین سے نمٹنے کا موقع ملے گا، پولیس حکام، فوج کنٹرول کیلئے کالے کپڑے کا سہارا لینے لگی

www.eqlamonline.com
القلم
پشاور
WEEKLY
L.Q.: LAW-S-PESH/W.P.
دفتر کا پتہ: رکان نمبر UG/8A
ڈینٹر ویسٹرن پشاور
ٹیلیفون: 051-4582224
ای میل: alqalam_weekly@yahoo.com

ناشر خان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس غلہ منڈی پشاور سے چھپوا کر اذوبیز مارکیٹ بازار پشاور صدر سے شائع کیا۔

ہندوستان سے یک طرفہ دوستی.....کس قیمت پر؟

پاکستانی حکومت کی یہ خواہش اپنی جگہ درست اور ایک ذمہ دار ملک کی آئینہ دار ہے کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات بحال رکھے جائیں۔ لیکن یہ بات بھی ممکن اور شنیدہ سمجھی جا سکتی ہے کہ دہرا فریق بھی کسی قانون اور اخلاق کے دائرے کا پابند ہو، دوغلا پن، مکاری کے ساتھ امن وشانتی کے ساتھ رہنا چاہتا ہو، ورنہ اگر ایک فریق ہی دوستی کی پگڈنڈی پر دوڑتا چلا رہا ہے اور دوسرا فریق پیٹھ میں چھرا گھونپتا چلا جائے تو یہ بات سوائے اپنے پاؤں بلا کسٹ کر اور پچھتانے ہے۔

کچھ ایسا ہی معاملہ میں اپنی موجودہ پاکستانی حکومت کا دکھائی دے رہا ہے اور دو بھارت جیسے یکے اور نابت خورہ دشمن ملک کے ساتھ دوستی کے چکر میں اپنے قومی ملی اور ملی مفادات کو پاؤں تلے روندتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں جس نے ملک کے بھیڑ اور انٹرنیشنل ٹیڈ کی تشویش میں ڈال دیا ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ آیا ہمارا ملک واقعی ایک آزاد وخودمختار ملک کا کردار نبھا رہا ہے یا اسے دشمن ملک کی کالونی بنانے کا تہیہ کیا جا چکا ہے؟

مسئلہ کشمیر اور پانی کے مسائل کو بھی اگر نظر انداز کر کے دیکھا جائے تو یہ بات بھی دن چڑھے یکدم شاید سیکنڈوں بار پلیٹ فورم تو پہنچ چکی ہے کہ بھارت سرکار اور وہاں کے ادارے ملک پاکستان میں دہشت گردی کرانے اور دہشت گردی پھیلانے میں ملوث رہتے ہیں اور اب بھی ہیں اور یہ باتیں خود بردر کے کھوتی ایجنٹوں کی زبان سے اقرار شدہ ہو چکی ہیں، اور پاکستان میں متعدد بھارتی جاسوس اہم اہم سیاسی شخصیات کے اہم ترین ٹھکیوں سے پکڑے بھی گئے ہیں اور یہ سب باتیں اس کو ہوا دیتی کہ بھارت پاکستان اور پاکستان کی دشمنی پر ابھی طرح قائم ہے۔ ان حالات میں اور وقت کی پاکستانی حکومت اور اس کے بعض نمائندگان بھارت کے ساتھ دوستی بنانے اور نبھانے کی جو روش اپنا رہے ہیں وہ قطعاً اس ملک اور قوم کے مفاد میں نہیں ہے۔ بھارت جیسے دشمن ملک کو ایسا موقع دینا آئینہ مجھے مار کے مترادف ہے اور کوئی بھی عقل سند ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔ اگر حکمران اس ملک وقوم کے خیر خواہ ہیں تو اس بات سے احتراز کرنا چاہیئے کہ ہم اس کے ساتھ تعلقات میں دوغلا پن اپنا رہے ہیں ورنہ دوغلا پن اور دوغلا پن کا ایک انداز سنا کر دوا۔ دیگر ان میں کچھ حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ہمارے حکومت

پھر انسان کو بیان سکھلایا۔ (الرحمٰن آیت ۴)

شوقِ شہادت
(واقعات صحابہ رضی اللہ عنہم)

150

"موتہ" کے فدائیین شہداء

محمد عبید الرحمٰن
muftiubaid313@gmail.com

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ انصاری صحابی ہیں۔ انصار کے خزرج قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے:

"ابو قتادہ بن عمرو بن عطیہ بن نضاء بن منذر بن عمرو بن خم بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی"۔

غزوہ بدر، احد اور خندق وغیرہ میں شریک رہے اور غزوہ موتہ میں شہادت پائی۔ (الاصابہ)

غزوہ "موتہ" کا مذکور آیا تو گویا ہاتھوں اس کے کیا حوال بھی پڑھتے جائیے!

غزوۂ موتہ

یہ غزوہ جمادی الاولیٰ ۸ھ میں پیش آیا۔ ("موتہ" ایک مقام کا نام ہے، جو ملک شام میں علاقہ بلقاء میں واقع ہے) صلح حدیبیہ کے بعد جب رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں اور امراء کے نام دعوت اسلام کے خطوط روانہ فرمائے تو "شرحبیل بن عمرو غسانی" کے نام بھی ایک خط روانہ فرمایا۔ شرحبیل قیصر روم کی طرف سے شام کا امیر تھا۔ حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کا خط لے کر پہنچا "موتہ" میں پہنچے تو شرحبیل نے ان کو قتل کروایا۔ آپ ﷺ نے ان کا انتقام لینے کے لیے تین ہزار کا لشکر ماہ جمادی الاولیٰ ۸ھ میں موتہ کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا، اور ارشاد فرمایا:

"اگر زید قتل ہو جائے تو جعفر بن ابی طالب امیر لشکر ہوں گے اور اگر جعفر بھی قتل ہو جائیں تو عبداللہ بن ابی رواحہ سردار لشکر ہوں گے اور اگر عبداللہ بھی قتل ہو جائیں تو مسلمان جس کو چاہیں اپنا امیر بنالیں"۔

(روہ البخاری واحمد والنسائی بسانادٍ صحیح)

اسی وجہ سے آپ کو غزوہ "ذیتین الامراء" بھی کہتے ہیں، جیسا کہ مسند احمد اور نسائی میں باسنادٍ جید ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قتیل الامراء روانہ فرمایا الی آخرالحدیث۔

آپ ﷺ نے ایک صفید جھنڈا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو روانہ ارشاد فرمایا:

"اول اس مقام پر جو ناپاکیاں ماسات بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اور ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا۔ اگر وہ اس دعوت کو قبول کریں تو بہت بہتر، ورنہ خدا دعوۃ ذالجنا سے استعانت اور مدد کی درخواست کرکے ان سے جہاد وقتال کرنا۔ پھر آپ ﷺ "عینیۃ الوداع" تک خود جنس نفیس لشکر کو روانہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ لشکر روانہ ہونے کا لوگوں نے پکار پکار کر کہا:

"خدا تعالیٰ تم کو صحیح سالم اور کامیاب واپس لائے"۔

اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"عینیۃ الوداع" پر کچھ دیر ٹھہر کر لشکر کو یہ وصیت فرمائی کہ ہر حال میں تقویٰ اور پرہیزگاری کو ملحوظ رکھیں، اپنے رفقاء کی خیر خواہی کریں، اللہ کی راہ میں اللہ کے نام پر اللہ سے کفر کرنے والوں سے جہاد وقتال کریں، عقد اور خیانت نہ کریں، کسی بچہ، عورت اور بوڑھے کو قتل نہ کریں"۔

لوگ جب امیر لشکر کو رخصت کرنے کے لئے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ روپڑے۔ لوگوں نے کہا:

"اے ابن رواحہ! کس چیز نے تم کو رلایا؟"

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

"اما واللہ مابی حب الدنیا ولاصبابۃ بکم ولکنی سمعت رسول اللہ ﷺ یقرأ آیۃ من کتاب اللہ عزوجل "وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا" فلست ادری کیف لی بالصدر بعد الورود"

"آگاہ، ہو جاؤ! خدا کی قسم مجھے دنیا سے محبت ہے اور نہ تم سے بیتکلفی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے سنا ہے "نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص مگر مقرر دوزخ پر گزرنے والا اور خدا کے نزدیک یہ امر مقرر ہو چکا ہے" پس نہیں معلوم کہ جہنم پر ورود کے بعد واپسی کیسے ہوگی؟ اس لے رہا ہوں۔

جب لشکر روانہ ہونے کا تو لوگوں نے پکار پکار کر کہا:

"اللہ تمہارے ساتھ ہو، اور کامیاب واپس لائے"۔

اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"لهم شهادة ايمانا و اولئك هم الفاسقون" (المنور)

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں اور پھر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہ لوگ فاسق ہیں"۔

"والذين يرمون المحصنات ثم لم يأتوا بأربعة شهداء فاجلدوهم ثمانين جلدة و لاتقبلوا"

سمیعین میں روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اتسا السبيل على الذين يظلمون الناس ويبغون فى الارض بغير الحق اولئك لهم عذاب اليم" (الشوریٰ)

باشبہ الزام تو ان لوگوں پر ہے جو ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں انہوں کیلئے دردناک عذاب ہے..... اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"باشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے مجھے کرم تواضع و ماحری اختیار کرو اور سرکشی و بغاوت نہ کرے کوئی ایک شخص دوسرے پر فخر تکبر ظاہر نہ کرے تم میں سے ایک دوسرے پر..... (مسلم)

ایک حدیث میں ہے کہ اگر ایک پہاڑ دوسرے پر زیادتی و سرکشی کرے تو اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والے سرکش کو زمین پر دفن فرمائے گا..... اور فرمایا:

"گواہوں میں سے کوئی گناہ ایسا مستحق سزا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو دنیا میں بھی سزا دے اور آخرت میں بھی اس کے لئے سزا مؤخر اور ذخیرہ بنائے رکھے سوائے زیادتی اور قطع رحمی کے"۔

(رشتہ داری کے)

لہٰذا ان کو اپنی حقیقت نہیں بھولنی چاہیئے اور اپنی ہمزت اور طاقت کو غلط استعمال کرکے خود کو دوسروں پر ظلم نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز ظالم کو مسلط کر دیگا..... اور آخرت میں الگ رلوا جائے گا.....

(۱۶) گالی دینا

کسی مسلمان کو گالی دینا یا برا بھلا کہنا سخت گناہ ہے۔

سیدنا کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا اور قتل کرنا کفر ہے اور مومن پر لعنت بھیجنا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے"..... (بخاری و مسلم)

صحیح مسلم میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ سفارش بن سکیں گے اور نہ گواہی دینے والے"..... (مسلم)

ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ:

"مومن آدمی نہ طعن و تشنیع کرتا ہے، نہ لعنت کرتا ہے اور نہ فحش و بدزبان و بکلام ہوتا ہے"

اس حدیث مبارکہ میں ہدایت فرمائی گئی ہے کہ بچے کی زبان جب بولنے کے لئے کھلے تو آپ سے پہلے اس کو کلمہ "لا الٰہ الا اللہ" تلقین کی جائے۔ اور اسی سے ہدایت فرمائی گئی ہے کہ تلقین کی ابتداء ہو۔ آگے بھی یہ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ جب آدمی کا وقت آخر آئے تو اس وقت بھی اس کو اسی کلمہ کی تلقین کی جائے۔

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کسی باپ کے ذمہ اپنی اولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ سن ادب اور اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا"۔

(جامع ترمذی)

لیکن باپ کی طرف سے اولاد کے لئے سب اولاد کا اکرام سے ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ اور امانت سمجھ کر ان کی قدر دانوں کا خانہ کیا جائے۔ حسب استطاعت ان کی ضروریات زندگی کا بندوبست کیا جائے۔ ان کو تو جو اور مصیبت نہ سمجھا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تمہارے بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کی تاکید کرو، اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز میں کوتاہی کرنے پر ان کو مارو اور ان اور ان کے سترھی الگ کر دو"۔

(سنن ابی داؤد)

عام طور سے بچے سات سال کی عمر میں سمجھدار اور باشعور ہو جاتے ہیں، اس وقت سے ان میں عبادت کی عادت ڈالنی چاہیئے اور اس کے لئے ان سے نمازی کی پابندی کرانی چاہیئے۔ دس سال کی عمر میں ان کا شعور کافی ترقی کر جاتا ہے اور ملوث کرنا مناسب آجاتا ہے۔ اس وقت نماز کے بارے میں ان پر سختی کرنی چاہیئے اور اگر وہ کوتاہی کریں تو مناسب طور پر ان کی سرزنش بھی کرنی چاہیئے۔ تیرہ میں عمر کو پہنچ جانے پر ان کو الگ الگ سلانا چاہیئے، ایک سائبان اور ایک بستر پر نہ سلانا چاہیئے۔ (دس سال سے پہلے اس کی گنجائش ہے)

حدیث مبارکہ کا مدعا یہ ہے کہ ماں باپ پر یہ سب باتیں ان کے حقوق ہیں، لڑکوں کے بارے میں بھی اور لڑکیوں کے بارے میں بھی، اور قیامت کے دن ان سب کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت

آج تک بھی بہت سے علاقوں میں بیٹی کو ایک بوجھ اور مصیبت سمجھا جاتا ہے، اور اس کے پیدا ہونے پر گھر میں بجائے خوشی کے افسردگی اور غمی کی فضا ہو جاتی ہے۔ یہ حالت تو آج ہے لیکن ماضی میں تو بیٹی کو زندہ درگور کر دینا عام رواج تھا۔ قرآن مجید نے اس کی مذمت کی اور اس کو ایک بڑا گناہ قرار دیا۔ اس کے بعد جب رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں اور امراء کے نام دعوت اسلام کے خطوط روانہ فرمائے تو "شرحبیل بن عمرو غسانی" کے نام بھی ایک خط شام کا امیر تھا۔ حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کا خط لے کر پہنچا "موتہ" میں پہنچے تو شرحبیل نے ان کو قتل کروایا۔ آپ ﷺ نے ان کا انتقام لینے کے لیے تین ہزار کا لشکر ماہ جمادی الاولیٰ ۸ھ میں موتہ کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا، اور ارشاد فرمایا:

"اگر زید قتل ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب امیر لشکر ہوں گے اور اگر جعفر بھی قتل ہو جائیں تو عبداللہ بن ابی رواحہ سردار لشکر ہوں گے اور اگر عبداللہ بھی قتل ہو جائیں تو مسلمان جس کو چاہیں اپنا امیر بنالیں"۔

(روہ البخاری واحمد والنسائی بسانادٍ صحیح)

اسی وجہ سے آپ کو غزوہ "ذیتین الامراء" بھی کہتے ہیں، جیسا کہ مسند احمد اور نسائی میں باسنادٍ جید ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قتیل الامراء روانہ فرمایا الی آخرالحدیث۔

آپ ﷺ نے ایک صفید جھنڈا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو روانہ ارشاد فرمایا:

"اول اس مقام پر جو ناپاکیاں ماسات بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اور ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا۔ اگر وہ اس دعوت کو قبول کریں تو بہت بہتر، ورنہ خدا دعوۃ ذالجنا سے اعانت اور مدد کی درخواست کرکے ان سے جہاد وقتال کرنا۔ پھر آپ ﷺ "عینیۃ الوداع" تک خود جنس نفیس لشکر کو روانہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ لشکر روانہ ہونے کا لوگوں نے پکار پکار کر کہا:

"خدا تعالیٰ تم کو صحیح سالم اور کامیاب واپس لائے"۔

اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"عینیۃ الوداع" پر کچھ دیر ٹھہر کر لشکر کو یہ وصیت فرمائی کہ ہر حال میں تقویٰ اور پرہیزگاری کو ملحوظ رکھیں، اپنے رفقاء کی خیر خواہی کریں، اللہ کی راہ میں اللہ کے نام پر اللہ سے کفر کرنے والوں سے جہاد وقتال کریں، عقد اور خیانت نہ کریں، کسی بچہ، عورت اور بوڑھے کو قتل نہ کریں"۔

لوگ جب امیر لشکر کو رخصت کرنے کے لئے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ روپڑے۔ لوگوں نے کہا:

"اے ابن رواحہ! کس چیز نے تم کو رلایا؟"

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

"اما واللہ مابی حب الدنیا ولاصبابۃ بکم ولکنی سمعت رسول اللہ ﷺ یقرأ آیۃ من کتاب اللہ عزوجل "وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا" فلست ادری کیف لی بالصدر بعد الورود"

"آگاہ، ہو جاؤ! خدا کی قسم مجھے دنیا سے محبت ہے اور نہ تم سے بیتکلفی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے سنا ہے "نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص مگر مقرر دوزخ پر گزرنے والا اور خدا کے نزدیک یہ امر مقرر ہو چکا ہے" پس نہیں معلوم کہ جہنم پر ورود کے بعد واپسی کیسے ہوگی؟ اس لے رہا ہوں۔

جب لشکر روانہ ہونے کا تو لوگوں نے پکار پکار کر کہا:

"اللہ تمہارے ساتھ ہو، اور کامیاب واپس لائے"۔

اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"لهم شهادة ايمانا و اولئك هم الفاسقون" (المنور)

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں اور پھر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہ لوگ فاسق ہیں"۔

"والذين يرمون المحصنات ثم لم يأتوا بأربعة شهداء فاجلدوهم ثمانين جلدة و لاتقبلوا"

سمیعین میں روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سات بڑے گناہ ایسے ہیں کہ جو ان کو کرے گا اس کے لئے اس سزا دیا جائے گا اور دوزخ واجب ہوگی"

(روہ البخاری واحمد والنسائی بسانادٍ صحیح)

اسی وجہ سے آپ ﷺ نے غزوہ "موتہ" میں شرکت کرنے والے مسلمانوں کو ہدای

ترکی نارکین وطن کی کشتی ڈوب گئی 10 بچوں سمیت 25 جان بحق

حادثہ بحیرہ ایجین میں پیش آیا، 15 افراد کو بچا لیا گیا، کوسٹ گارڈز کی کشتیوں اور ہیلی کاپٹر کی مدد سے مزید افراد کو تلاش جاری

ترکی کو دیگر یورپی ممالک میں جانے کیلئے لانچ پر بٹھایا جاتا ہے، 2015 سے اب تک 10 لاکھ افراد یورپ پہنچ چکے ہیں، رپورٹ

استنبول (نیوز ایجنسی) ترکی سے یونان جانے کی کوشش میں بحیرہ ایجین کی نذر ہونے والی کشتی میں اور بچے سمیت 25 مسافر لاپتہ ہیں، 15 افراد کو بچا لیا گیا، ترکی حکام کے مطابق 25 لاشیں برآمد کی جبکہ ترکی کوسٹ گارڈ حکام 25 لاشوں کی تصدیق کر رہی ہیں، یہ بھی خدشہ ہے کہ کشتی میں 10 لاشیں ہو سکتی ہیں۔

افراد (نیوز ایجنسی) کے یونان جانے کی کوشش میں جاں بحق ہونے والے پناہ گزینوں کی تعداد 2015 سے اب تک 10 لاکھ افراد یورپ پہنچ چکے ہیں، رپورٹ

ترکی کو دیگر یورپی ممالک میں جانے کیلئے لانچ پر بٹھایا جاتا ہے، 2015 سے اب تک 10 لاکھ افراد یورپ پہنچ چکے ہیں، رپورٹ

ترکی کے ساحل پر پیش آنے والے حادثے کے بعد ترکی کی کوسٹ گارڈ کی کشتیوں اور ہیلی کاپٹر کی مدد سے مزید افراد کو تلاش کر رہے ہیں۔ ترکی کا یورپ کے دیگر ممالک کو جانے کے حوالے سے کہنا ہے کہ "اگر ہمیں ہٹا جائے تو 2015 کے بعد ترکی کی خالی کی گئی جس کے بعد جنگ کے شکار ملک میں نقل مکانی کرنے والے پناہ گزینوں کی تعداد 10 لاکھ افراد تک پہنچ چکی ہے۔

یمن: ہیلیوں کی جانب سے تاجروں کے لیے ادھاری حد مقرر، نقدائی بحران کا خطرہ

دبئی (نیوز ایجنسی) یمن میں ہیلیوں کی جانب سے معیشتی تجارت سے ادھار کی حد مقرر کیے جانے کے فیصلے کی وجہ سے تاجروں کو نقدائی بحران پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق یمن کے تاجروں کے لیے ادھاری کی حد مقرر کرنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ہیلیوں کی جانب سے ادھار کی حد مقرر کرنے کی وجہ سے تاجروں کو نقدائی بحران پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ ایک تاجر نے بتایا کہ ہیلیوں کی جانب سے ادھاری کی حد مقرر کرنے کی وجہ سے تاجروں کو نقدائی بحران کا سامنا ہے۔ یمن کے تاجروں کے مطابق ہیلیوں کی جانب سے ادھاری کی حد مقرر کرنے کی وجہ سے تاجروں کو نقدائی بحران کا سامنا ہے۔

یمن / دارالحکومت صنعا میں 4 افراد شہید

عدن (نیوز ایجنسی) یمن کے صوبے شبوہ میں ایک کار پر بارود سے لیس ہیلی کاپٹر اور سعودی اتحادی فوج کے درمیان تصادم ہوا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کے مطابق 30 سال پہلے اس شہر میں صوبہ ابیرا اور یمن کے دیگر حصوں کے لوگوں کو سرکاری ملازمتیں ملتی تھیں جو اب ختم ہو چکی ہیں۔ سعودی خبر رساں ادارے کے مطابق ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ دوسری جانب سعودی اتحادی فوج کے ترجمان کے مطابق شبوہ میں ہیلی کاپٹر کے ساتھ تصادم کے بعد ہوا۔ اس سے پہلے شبوہ میں مسلمانوں کو ایک جگہ پر اکٹھا کیا گیا تھا جہاں تقاریر ہوئیں۔ یمن کے دارالحکومت صنعا میں دارالحکومت صنعا کے مطابق سعودی اتحاد کے ایک ہیلی کاپٹر کو مار گرایا گیا ہے۔ سعودی اتحاد

تحفۃ القلم

ارشادِ اکابر

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں اور تنگیوں کو دور کردیں، اس کو چاہیے کہ تنگدست اور تنگ دستی کی وجہ سے دو قرضداروں کو مہلت دے اور تنگ دستی کی وجہ سے قرضدار کو کہہ دے کہ میں اپنے معترض اور مدیون سے نرمی اور سہولت کا معاملہ کرے گا تو حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن اس کے ساتھ سہولت کا معاملہ فرمائیں گے اور قیامت کے دن کی تنگیوں کو اس سے دور کریں گے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک آدمی بہت مال اور تھا اور کثرت قیامت کے دن اس کے ساتھ سہولت کا معاملہ فرمائیں گے اور قیامت کے دن کی تنگیوں کو اس سے دور کریں گے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک آدمی بہت مال اور تھا اور کثرت کا اس کام کرتے تھے اور اس نے اپنے نوکروں سے کہہ رکھا تھا کہ بھائی اور دیگر کسی کے ساتھ سختی نہ کرنی قرضہ کوئی دے تو لے لینا۔ اور سختی کے ساتھ وصول نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اس کے ساتھ سختی نہ کرنا، اس لئے کہ سختی ہو کر اپنے معترضوں کے ساتھ نرمی کرتا تھا ، میں تو غنی ہوں۔ (کنز العمال)

(معارف نبوی ﷺ: ص ۴۲۲ تا ۴۲۳)

معارفِ جہاد

بقلم: ابو محمد

تین ہتھیار

اس وقت کفر اور اسلام کی جنگ اپنے آخری اور فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکی ہے ... کافروں کے پاس آرمائم پم، بمبار طیارے اور میزائل ہیں تو مجاہدین اُن کے مقابلے میں اخلاقیت، امانت اور وفاداری کو ہتھیار کر دیں ... یہی ہتھیار نافرمان کو زیر کرتے ہیں ... مجاہدین کا پلہ آج بھی بھاری ہے لیکن اگر ان کی جنگ میں یہی بڑے ہتھیار پوری طرح کند اور توڑے گئے تو آپ دیکھیں گے کہ ان شاء اللہ جنگ جیتی ہے دشمنوں کے ہاتھوں میں ... (رنگ و نور جلد ۵ ص ۱۲)

مایوسی کا اندھیرا

رب کہہ رہا ہے کہ آج اگر مجاہدین میں اخلاقیت اور امانت نہ آ جائے تو چند دن اور زمین کا فتنہ بن کر ... مگر جو لوگ چند راتوں اور چند گھڑیوں میں امانت کا خیال نہیں رکھتے اُن کو زمین کے ٹکڑوں کا مالک کیسے بنا دیا جائے؟ ... جسے یہ شرط ہی کہ امریکہ بھری بیڑ مجاہدین پر حملے کے لئے روانہ ہو چکا ہے تو میرا دل نہیں ڈوبتا بلکہ یہی یقین ہوتا ہے کہ یہ بیڑ غرق ہوگا ... مجھے انڈیا کی سازشوں کی شرمندگی ہے تو دل میں کوئی پریشانی نہیں ہوتی بلکہ دل کہتا ہے **حسبنا اللہ ونعم الوکیل** ... لیکن جب یہ شرمندگی ہے کہ کسی مجاہد نے امانتِ مال میں خیانت کی ہے تو دل ڈوبنے لگتا ہے، آنکھوں کے سامنے مایوسی کا اندھیرا چھانے لگتا ہے ... مجاہد اور خیانت؟ مسلمان اور خیانت؟ یہ کیسے ہو گیا؟ ... اور اب اس کا تجزیہ کتنا صاف کتنا واضح ہے اور اس سے کفر کو کتنی عافیت ملے گی ... (رنگ و نور جلد ۵ ص ۱۱)

تابندہ ستارے

27

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

ابو حفصہ

رابب (بیڈری مرسٹ) کا تھا تو دوسری صلیبی جنگ پر اہل یورپ کو آمادہ کرنے والا بھی ایک نارک گویا نارک راہب ہی تھا۔

گویا نارک اپنے آپ کو دہرا رہی تھی۔ بہت برنارڈ کی دھواں دھار تقریروں نے یورپ میں دینی کیفیت پیدا کر دی جو گزشتہ صلیبی جنگ سے پہلے پیدا ہوئی تھی، بلکہ فی الحقیقت اس سے بھی بڑھ کر جوش پیدا ہو گیا اور اونٹی طیفے سے لے کر بادشاہوں تک مسلمانوں کے خلاف غیظ و غضب میں بھر گئے۔ اس پر طرہ یہ کہ (عیسائی مؤرخین کے قول کے مطابق) بہت برنارڈ نے "مہیج العقول مخبرات" مرتد ہو رہے تھے۔ انہوں کی آنکھیں روشن ہو گئی تھیں، لشکر لے چلنے لگے تھے، بہرے سننے لگے تھے، اس طرح عوام الناس کے دل یقین اور اعتماد سے بھر گئے تھے اور وہ اپنا سب کچھ "جنگ مقدس" میں جھونکنے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔

ویزلی کا پرجوش اجتماع

۱۱۴۶/۵۵۱ء میں ویزلی (فرانس) کے مقام پر ایک زبردست اجتماع ہوا جس میں نہ صرف عام لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا بلکہ طبقۂ اُمراء کے لوگ بھی بڑی کثرت سے شریک تھے۔ یہاں تک کہ خود شاہِ فرانس لوئی ہفتم بہ نفسِ نفیس وہاں موجود تھا۔ ساری فضا جنگی نعروں سے گونج رہی تھی اور فرنیۂ غضب میں بھرے ہوئے لوگ فی الفور کسی طیفے پر پہنچنا چاہتے تھے۔ اس پرجوش فضا میں بیٹھے برنارڈ نے ایک ایسی اثر انگیز تقریر کی کہ لوگوں کی دل ہل گئے۔ خود شاہِ فرانس نے آگے بڑھ کر سینٹ برنارڈ کے ہاتھوں سے صلیب لی اور تمام مجمع کے سامنے اس کو اپنے سینے پر لگا کر اعلان کیا کہ میں جنگِ مقدس (کروسیڈ) میں ضرور حصہ لوں گا۔ اب لوگوں کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ اپنی زندگی اور سب نے عہد کیا کہ وہ صلیب کی سربلندی کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں گے۔ چاؤ چاؤ نکلتا ہے:

"اپنیا کے عیسائیوں کی سفارت کا پرالم بیان ان کرتے ہوئے آنکھوں سے کمال اشک رواں ہو گئی اور اس نے اعلان کر دیا کہ:

"ارضِ مشرق کے عیسائیوں کی مدد کرنا خداوند یسوع مسیح کے تمام ہم لیاں کا فرض اولین ہے۔ آگر دو اس وقت دنیا نے ظلم و ستم کو نہ روکا تو یقین ہے کہ نوبتیں ہے۔"

پاپ کا یہ فرمان گویا جنگ مقدس (کروسیڈ) کا اعلان تھا۔ اس کے سارے یورپ میں بھر در دست بیجان پر پا کر دیا۔ بیت المقدس کی فتح کو صرف ریٹنالیس برس گزرے تھے اور لوگوں کے دلوں میں اس عظیم الشان فتح کی یاد ابھی تازہ تھی۔ انہوں نے بڑے جوش و خروش سے ہتھیار اٹھا لیے۔"

جنگ مقدس کی تیاریاں

تین ای زمانہ میں سرتین یورپ میں ایک پر اسرار راہب نمودار ہوا جس کی سحور کن شخصیت شعلہ بیانی اور طاقت ناطقی نے سارے یورپ میں آگ لگا دی۔ یہ شخص سینٹ برنارڈ تھا جو سرگذشتی کے ایک امیر کا بیٹا تھا اور پندرہ برس سے تارک الدنیا ہو کر رہبانیت کی زندگی گزار رہا تھا۔ حالات کی ستم ظریفی دیکھیے کہ پہلی صلیبی جنگ کی شعلوں کو ہوا دینے والا اگر ایک تارک الدنیا

عہدِ زریں

عموریہ کی فتح

بقلم: حضرت مولانا سلمان بن سلطان

حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں سنہ ۲۳ ہجری میں ایک طرف حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی فتوحات کا سلسلہ جاری تھا، دوسری طرف اس سال میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہارے رومیوں کی سرزمین پر جہادی لشکر دوڑا رہے اور یہ رمضان کے ایک اہم تر مہم کا رنگ اختیار کر گئے۔ بعد ازاں انہوں نے اطالیہ اور طرسوس کے درمیان موجود خالی قلعوں میں مسلمانوں کو آباد کرایا اور ان کے ایک قائد لفترقیس بن حرصی نے ان کی ہدایت کے مطابق اپنا چہاد جاری رکھا یہاں تک کہ اطالیہ کے قریب موجود متعدد قلعے اس نے برباد کر دیئے گئے تاکہ رومی یہاں کی قلعوں کو مسلمانوں کے خلاف اپنی آماجگاہ نہ بنالیں۔

☆.....☆.....☆

☆.....☆.....☆

روشن ماضی

حضرت سفیان ثوری

ابو محمد

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے اقوال سے نصیحت کرتے ہی تھے، وہ اپنے عمل سے بھی نصیحت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب خلیفہ منصور حج کو آیا ہوا تھا تو انہوں نے ملیدان خواص کے پاس چلو منصور کو نصیحت کی کوئی بات کریں۔ آگر اس نے مجلس بات سے نصیحت پکڑی تو اس سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ منصور اس وقت تھی میں تھا، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ پہنچے تو منصور بڑی شان و شوکت سے قالین پر بیٹھا تھا۔ ان کو دیکھ کر کہا: شیخ! ادھر آ کر میرے پاس بیٹھو۔

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے وہیں سے فرمایا: بھلا میں اس چیز (قالین) پر کیسے قدم رکھ سکتا ہوں جو نہ میری ملکیت ہے اور نہ آپ کے باپ کی۔

منصور نے غلام کو حکم دیا کہ قالین و فرش ہٹادے۔

سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کے سامنے بیٹھ گئے اور یہ آیت پڑھی:

منها خلقنكم وفيها نعيدكم و منها نخرجكم تارة اخرى (اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں پھر واپس کریں گے اور پھر اسی سے دوبارہ اٹھائیں گے۔ (طٰہٰ: ۵۵)

یہ آیت سن کر منصور کی آنکھوں میں آنسو آگئے، منصور کو نصیحت کرنا شروع کیا۔ ان کی آواز منصور کی خودرائی اور جزتندی کی پروا کئے بغیر اتنی تیز ہوگئی کہ لگتا تھا کہ وہ اس کو رلا دیں گے۔ منصور کا یہ حال تھا کہ رو رہا تھا۔ (تذکرۃ الحفاظ)

☆.....☆.....☆

امام ابو حنیفہ

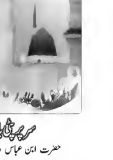

سر پر پٹی باندھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ وقات کے دوران (ایک مرتبہ) باہر تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے ایک کپڑے سے اپنا سر مبارک باندھا ہوا تھا۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔" (بخاری)

ایک روایت میں یوں ہے کہ "اس حال میں باہر تشریف لائے کہ سر مبارک کو پانی کی پٹی باندھا ہوا تھا۔"

سر درد کا علاج

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ وقات کے دوران (ایک مرتبہ)، باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک کپڑے سے اپنا سر مبارک باندھا ہوا تھا۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔" (بخاری)

سر درد کا علاج

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہے کہ "منڈھا درد نہ ہونے سے سر کے معلوم ہوا کہ سر پھٹ جانے سے مراد ہے۔ (بخاری)

سر کو درد نہ ہونے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور حضرت کعب بن مجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ "حدیث کے موضع پر نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے گر رہی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا یہ جوئیں تجھے تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے کہا "جی ہاں" آپ ﷺ نے فرمایا کہ سر منڈوا لو۔" (بخاری)

مرکو رہنے والے سر کے مسائل حل جاتے ہیں اور مرکو فوت رہنے اور درد کو دور کرتا ہے اور میرے خیال میں یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ گویا کہ بال منڈوانا گردن کو مضبوط کرتا ہے۔

ناک میں پانی ڈالنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "نبی کریم ﷺ نے ناک میں دوا ڈالی ہے۔" (متفق علیہ)

سعوط عربی زبان میں ناک میں دوا ڈالنے کو کہتے ہیں۔

سعوط کا فائدہ

سعوط کا بہت فائدہ ہوتا ہے، مریض کو نیند خوب آتی ہے اور تسکین ملتی ہے، اس لیے لعوام کہتے ہیں کہ مریض کی ناک اور اس کے اعضاء کو رگوں بخشو بخیرہ مضمن رکھنا چاہیے۔

مریض کے اعضاء کی حرارت

ایک حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بیماری کی حالت میں اپنے اور پانی کا مشکیزہ ڈالنے کا حکم دیا تھا۔ اس سے مریض کو راحت محسوس ہوتی اور درج تکلیف دور ہوتی ہے اور قوت بڑھتی ہے اور نیند بھی بہ سکون آتی ہے۔

☆.....☆.....☆

روشن ماضی

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ

ابو محمد

کو پاؤ، اس کو ڈانٹ رہے ہیں۔ (تنبیہ الجاہلین جلد اول)

خلیفہ منصور اپنی مرضی کے خلاف کوئی بات پسند نہ کرتا تھا جب اس نے کئی بار کہا کہ سفیان ثوری علیہ الرحمۃ اس کو بغیر لحاظ پکارا کرتے تھے تو وہاں سے چلے گئے اور کہا کہ اب میں اس کو بلاؤں گا۔ جب وہ آخری حج کے لئے تشریف لے گئے تو منصور نے کہا کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو بلاؤ

طلحہ السیف
السلام علیکم
tlhasaif@gmail.com
talhausaif@aiqalamonline.com

جہاد کا بیانیہ

5

ریاست کی اجازت

شرائط جہاد کا ذکر صدر دوم میں گزر چکا۔ اس میں اہل سنت والجماعت کے تمام مسالک فقہیہ کے ہاں جو شرائط بالاتفاق جہاد کی بیان کر دی گئی ہیں کسی ایک امام نے بھی ان شرائط میں امام اور خلیفۂ کی موجودگی یا اس کی اجازت کا ذکر نہیں کیا بلکہ اس ماخذ کی رو سے ہر طرح کا متوغل ہے کہ جہاد کی درستگی کے لئے اذنِ امیر شرط ہے۔ جن نصوص میں ''امیر'' کے بغیر جہاد کی ممانعت اور کراہت مذکور ہے ان کا محمل ''غیر جہاد'' ہے۔ یعنی مسلمانوں کا کوئی لشکر اس حال میں کافر کے خلاف نبرد آزما ہو کہ ان پر کوئی امیر موجود نہ ہو بلکہ اگر دوران جنگ امیر شہید ہو جائے تو اسی وقت نیا امیر مقرر کیا جائے اور امیر مقرر کرنے کا کام بھی مسلمانوں کی جماعت خود کر سکتی ہے۔ اور نہیں کہ ریاست مقرر کرے۔ جیسا کہ غزوہ موتہ میں پہلے تین امراء کی شہادت کے بعد حضرت صحابہ کرام نے خود حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر ٹھہرا کر اپنا قائد بنی کریم ﷺ نے ان کے اس فیصلے کی تصویب فرمائی اور حضرت خالد کو ''سیف من سیوف اللہ'' کا خطاب دیا۔

ہمارے ہاں یہ تاثر عام ہے اور جدید بیانیہ کے داعیین کی طرف سے کئے جانے والے نمایاں اعتراضات میں سے یہ بات ہے کہ جہاد صرف ریاست کا کام ہے، اس کی مرضی اور اجازت سے ہو سکتا ہے۔ جبکہ ان کے ''نیا بیانیہ جہاد'' کا اسلام میں کوئی آئینی تحفظ نہیں جس کا مسلمان اگر محکم کے خلاف اپنے دفاع کے لئے لڑیں تو بھی ان کے لئے ریاست کی اجازت اور سربراہی لازم ہے۔

عجیب بات ہے۔ مسلمانوں پر کفار کا تسلط ہو یا کوئی مظلوم قوم اپنے حق خود ارادیت کے لئے لڑ رہی ہو تو اس کے لئے ریاست کی اجازت کی شرط کا کوئی ذکر نہیں۔ اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ جالیس جہاد تین باتیں ایک ہی سانس میں کرتے ہیں جن میں سے فیصلہ آپ خود کر لیں کہ کون سی بات دوسری بات کی تکذیب یا تائید ہے:

(۱) جہاد ریاست کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتا، ریاست کا کام ہے وہ جہاد کا فیصلہ کرے، پرائیویٹ جہاد ناجائز ہے۔

(۲) ریاستی ادارے جہادیوں کی خفیہ سرپرستی بند کریں، جہادیوں کو یہ خدشہ کہ وہ ریاستی اداروں کی ایما پر جہاد کرتے ہیں۔

(۳) ریاست سیکولر ہونی چاہیے اس کا مذہبی معاملات سے ہرگز واسطہ نہیں ہونا چاہیے، مذہب ہر فرد کا ذاتی معاملہ ہے۔

ان میں سے اگر پہلی بات درست ہے تو تیسری لفظ سے دوسری درست ہے تو پہلا اعتراض خود ختم ہو گیا اور اگر تیسری درست ہے تو پہلی بکواس ہے۔

لیکن جن نظریات کی بنیاد قرآن وحدیث نہ ہوں ان میں ایسے تضادات کا ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔

اب اصل بات کی طرف آتے ہیں۔

وہ یہ ہے کہ ریاست کا وجود اس کی ذمہ داری کا ہونا جہاد کی ترتیب وقوع کی شرائط میں سے نہیں بلکہ ''پرائیویٹ جہاد'' بھی کریم ﷺ کے زمانے سے اسلام کے قبیح پاپر کی سکتی ہے۔ کیا ریاست کی اجازت کی شرط کا تذکرہ ان میں شامل نہیں کیا بلکہ شرائط ہونے کی تصریح کی ہے۔

پہلا نیا بیانیہ جہاد

اس ضمن میں سب سے پہلی اور سب سے مضبوط دلیل حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔

حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ قدیم کلمہ گو اسلام آور ہیں سے ہیں۔ مکہ میں اسلام لائے تھے کفار کی یاتیوں کی وجہ سے ہجرت نہ کر سکے تو ہجرت کی کوششوں میں رہتے تھے۔ وہ میں ''حدیبیہ'' کا معاملہ پیش آیا اور نبی کریم ﷺ کا فیاکت سے دوچار معاہدہ ہوا جس میں کوئی مدت کے لئے مسلمانوں کے لئے ہجرت کا دروازہ ظاہر بالکل بند ہو گیا۔ یہ شرط بھی کی گئی تھی کہ مکہ سے جو مسلمان بھی اللہ کی حکومت سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جائے گا اسے مسلمان واپس کر دیا جائے گا۔ اس کے برعکس اگر مدینہ منورہ سے کوئی مسلمان مکہ جائے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

اس حکمت کا علم حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ کے پرائیویٹ اور غیر ریاستی جہاد سے ہوا اور صرف یہ جہاد ہی ہوئی ہوگی۔

ابوبصیر رضی اللہ عنہ اس معاہدے کے دوماہ بعد مکہ سے مکہ سے بھاگ کر مدینہ منورہ آ گئے۔ پیچھے پیچھے معہودی کے لئے دو مشرک بھی نکلے چلے آئے۔ نبی کریم ﷺ نے ابوبصیر کی تلقین فرمائی، ایک بیٹھ کر ہاتھ دیا اور ان مشرکین کے ساتھ واپس کر دیا۔ انہوں نے اشارے کے پیغام کو سمجھا، اس پر عمل کرتے کی ایک ترتیب بنائی اور مدینہ میں پہاڑ قدم اٹھا لیا۔ انہی مشرکین سے تھیار چھین کر انہیں قتل کیا اور کسی کو مکہ سے واپس کی بجائے ساحل سمندر پر جا کر چھپ گئے۔ وہاں سے آتے جاتے شہاسوں کے ذریعے اصل صحابہ کرام سے خط و کتابت کی جو اسی کی طرح مکہ کر سے مصبور تھے اور ہجرت نہیں کر رہا ہے تھے اور انہیں اپنی طرف آنے کی دعوت دی یوں کہ چونکہ معاہدے کی رو سے مدینہ منورہ نہیں جا سکتے تھے اور مکہ کے مشرکانہ ماحول اور مشرکین کی ایذاؤں پر صبر بھی مشکل تھا اس لئے انہوں نے موقع غنیمت جانا اور غیر شرعی طریقے سے نکل کر ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے جا ملے اور ان حضرت نے مشرکین کے افراد کو قتل کر کے اندوان کے قافلوں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ مشرکین کے بھی مطالبات پر چوٹ پڑی تو مشل محمانے آئی اور فوراً انہوں نے یہ ''جہاد'' رکوانے کے لئے ریاست سے رجوع کیا۔ ریاست نے برادت کی اور کہا کہ ان جاہدین نے ہمارے کہنے پر یہ کام شروع کیا ہے اور نہ ہم انہیں روکتے ہیں۔ بالآخر مشرکین کو یہ جھکنا پڑا اور اس معاہدے کے بعد بھی کم و بیش چھ ماہ کے عرصے میں انہوں نے خود آ کر وہ ظلم ختم کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی جس کا قبول کرنا اہل ایمان پر خت شاق گزرتا تھا۔ انہوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ اب مسلمانوں میں سے جو شخص مکہ کو مدینہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانا چاہے وہ آزاد ہے۔ بالکل اس کے ساتھ بھلے بنوں جائے اس کی جان و مال سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی بیشتر قبول فرمائی اور ان جاہدین کی طرف سے تعظیم ہی کی خوشخبری کے ساتھ والا نامہ ارسال فرمایا اور انہیں مدینہ منورہ آنے کی دعوت بھی دی۔ جب یہ خط یا تکلیا تو حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ جان کی کے عالم میں تھے۔ نامہ مبارک سینے پر رکھا اور آنکھ پانی کی خوشی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ باقی حضرات وہاں سے مدینہ منورہ آ گئے۔ اس میں حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے جن کی مظلومیت کے حدیبیہ کے میدان میں سب کو رلا دیا تھا۔ آج وہ ایک عظیم فتح اسلام اور مسلمانوں کو دلا کر شان اور فخر کے ساتھ اپنے متعدد مبینی ہجرت میں کامیاب ہو گئے۔

اس واقعے سے یہ چند باتیں پوری وضاحت کے ساتھ ثابت ہو گئیں:

(۱) ابوبصیر رضی اللہ عنہ اور مکہ کی اہل ایمان کا یہ جہاد شرعی تھا۔ اگر ان کا عمل شرعاً ممنوع ہوتا تو نبی کریم ﷺ انہیں تکرار کرنے دیتے خصوصاً جبکہ مشرکین نے اسنداً بھی کہا تھا۔

(۲) ریاست اس ''جہاد'' میں بالکل شریک نہ تھی اور نہ اس نے اجازت دی تھی۔ کیونکہ ریاست ۱۰ سالہ معاہدے کی پابند ہو چکی تھی جس کی رو سے برطرف کا قبائل اور قبائل میں مصالحت ممنوع ہو چکے تھے۔ ایسے میں خدانخواستہ یہ باور کیا جائے کہ ریاست کسی طرح شریک تھی تو نقض عہد لازم آ گئے گا جو اسلام کے لئے کسی بھی ریاست ہرگز اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔

(۳) اس عظیم جہادی برکت سے مسلمانوں کو وہ فتح نصیب ہوئی کہ ہجرت کا دروازہ کھلا، آمد و رفت آزاد ہو گئی، حال ہوئی اور اس کی برکت سے حضرت خالد بن ولید اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما جیسے قلبل القدر صحابہ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

(۴) مسلمانوں کی کوئی جماعت ایسے وقت میں بھی یہ کام کر سکتی ہے جب حق، ریاست اور کفار جنگ بندی کا معاہدہ کر چکے ہوں، شرعیت و ریاست کی ملامدری سے نکل کر رکیں۔

(۵) ریاست پر لازم نہیں کہ وہ اس جماعت کو روکے۔

گویا ابوبصیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ان تمام سوالات کا جواب ہے جو اس خود ساختہ اصول کی بنا پر ہیں۔ اور اس واقعہ کا انکار کی جدت پسند کے لئے ممکن نہیں کیونکہ اس کے سبب پھر جس وقلاعت کا انکار لازم آ گئے وہ متفق باہر ہیں۔

اس واضح اور نہیں دلیل کے ہوتے ہوئے فقہاء کرام کی آئیڈیٹ نے اس مسئلے کو موضوع بحث ہی نہیں بنایا۔ یا لوگ بحث نہ کرنے کو دلیل مانتے ہیں کہ جائز ہوتا تو فقہاء کرام اس مراحت کے ساتھ لکھ دیتے۔ میں نے پہلے عرض کر دیا کہ جہاد کے سوال میں فقہاء کرام کا فروعی اختلاف دیکھ کر نہ ہی بے برابر ہے۔ مذہب حنبلی کے مشہور امام ابوقدامہ المقدسی نے ''المغنی'' میں مراحت کر دی ہے کہ امام کی عدم موجودگی میں جہاد کو موخر نہیں کیا جائے گا۔

''فان عدم الامام لم یؤخر الجهاد لان مصلحته تفوت بتاخیره'' (المغنی، ۱۰/۳۷۴)

(اگر امام موجود نہ ہو تو جہاد کو موخر نہیں کیا جائے گا کیونکہ متوقع ہے اس کی مصالح اور مفاسد فوت ہو جائیں گے)۔ اور یہ تو نئے ''اقدامی جہاد'' کے ذیل میں آتا ہے۔

شیڈول برائے علمی و تربیتی دورات

بہاولپور دورہ رات

- دورہ تفسیر: ۱ 05 مارچ ۲ 19 مارچ
- دورہ اساسیہ
- دورہ تربیہ: ۱ 11 مارچ ۲ 25 مارچ
- نظام: جامع انور، حق وملی، ٹاؤن، جامعہ اتفان کیمپ ہاؤس دورہ پارک، بہاولپور

کراچی

- دورہ تربیہ: ۱ 18 تا 24 مارچ
- نظام: جامعہ انور، حق وملی، ٹاؤن، جامعہ اتفان کیمپ ہاؤس دورہ پارک، کراچی
- 0336-3353813

پشاور

- دورہ تربیہ: ۱ 04 تا 10 مارچ
- نظام: مدرسہ سلمان بن عبدالملک، کاؤں جوکریاں، کمڑی امام، ضلع پشاور، علاقہ ترناب فارم، پشاور
- 0315-9324624

منکرین حج سے

خبر نہیں ہے جنہیں حج کی حکمتیں کیا ہیں؟
خدائے حسن کا حسن و جمال کیا جانیں!
دلوں میں جن کے ہے حرص و ہوس کی تاریکی
وہ عاشقانہ عبادت کا حال کیا جانیں!
نہیں ہے عشق مواجہ سے اور حرم سے جنہیں
سرورِ لذت ہجر و وصال کیا جانیں!
نہیں دلوں میں جو درد فراق و سوز دروں
خرد پرست وہ عشق بلال کیا جانیں!
نظر میں جن کے ہے کبر و غرور کی ظلمت
عظیم رب کا وہ جاہ و جلال کیا جانیں!
مریضِ وھن جو بزدل میں خوف کی زد میں
بھلا وہ لطفِ جہاد و قتال کیا جانیں!
ہے جن کی سوچ ہی سود و زیاں کے زنداں میں
وہ حسن و عشق کی دنیا کا حال کیا جانیں!
جو جانتے ہی نہیں فلسفۂ قربانی
وہ حبِ مال کا اتور تال کیا جانیں!

پنڈر خورشید

زن مرید اور ٹوٹتے بت

قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

پاکستان کے مشہور قومی سیاستی نے اپنے بھارتی ہم منصب اجیت ڈوول کو ''نیلی فون'' کر کے یہ خفیہ اطلاع فراہم کی... کہ جیش محمد ﷺ اور لشکر طیبہ کے دس دہشت گرد بھارت میں داخل ہو گئے ہیں، اس خفیہ اطلاع کے بعد بھارت میں حساس تنصیبات، عبادت گاہوں اور عوامی مقامات کی سیکیورٹی سخت کر دی گئی۔

بھارتی اشبار کے مطابق تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ پاکستان نے بھارت سے خصوصی انٹیلی جنس معلومات کا تبادلہ کیا۔ مسلم لیگ ن کے حکمران اگر بھارت کے ساتھ دوستی، ذہنی یکجہتی اور شاہد سے زیادہ شادی کی حامی تھے تو مریم نواز شریف کرتا جا رہے ہیں تو ان کے مرشد... کیس بھارت کے حکمران، وہاں کی فوج، شدت پسند گروہ اور بھارتی میڈیا سے پاکستان کے حوالے سے خیر کی توقع رکھنا دیوانے کے خواب کے علاوہ کچھ نہیں...

گزشتہ اتوار کے دن کراچی تھرجز میں اس ناکسار کی ملاقات کچھ تھرجز سے ہوئی اور بھیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن سے ہوئے ملاقات ہوئی... تو راقم نے مولانا فضل الرحمٰن سے عرض کیا کہ آپ کو کراچی میں مدرسے سے ڈسٹرب ہے ہیں جبکہ آپ نے اپنا وہاں کی جگہ کو پتے لگاتے ہے۔

جس کا یہ مطلب ہے جاتے وہ جانا خوش نصیب ہے۔ خوش نصیب لوگوں کا مال ہی اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔ پاک مال قبول فرماتے ہیں۔ پاک چند ہے دیا گیا مال قبول فرماتے ہیں اور گرہاں خاص کر جہاد اور مجاہدین کی اعانت میں خرچ کیا جائے تو یہ سونے پر سہاگا بن جاتا ہے۔ جہاد کا اجر اور فضیلت تو اپنا مقام الگ ہی رکھتے ہیں لیکن

اسلامیوں کو چاہیے کہ ''مودی'' لٹیں دین سے خود کو دور رکھیں، حرام کمانے اور حرام میں خرچ کرنے سے اجتناب کریں، مال خرچ کرنے کی بجائے مال خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔

یہ مودی اور بیکری کلام اپنی بنیاد میں ایسا کوئی کام کا حربیں اور لاوالی بنا تا ہے، اس سسٹم سے واسطہ ہونے والوں میں ''مخ'' کرنے، ''بچانے'' اور ''دبانے'' کا ایسا جذبہ بن جاتا ہے کہ وہ

انسان سے پناہ
دولت

مال بڑھاؤ!

نقش جمال ... فرحان قاسمی
Naqshejamal@gmail.com

باوجود ''مل من مزید'' کی صدا لگائے رکھتا ہے۔

اس لیے اسلام اپنے مانے والوں میں یہ حرارت بنا تا ہے کہ مال لوٹا ضائع کرنے کے بجائے زیادہ خرچ کرنے کی عادت ڈالی جائے، اس دنیا میں جو طلبہ اسے اس دنیا میں بنا دیا جائے کے بجائے آخرت کا سرمایہ بنا دیا جائے تو کامیابی ہے۔ اگر اسلام اجر میں جانے تو دیوبندی کسی مسجد کو بنا دیا جائے، اس لیے